

تصريف قصص قرآنيہ کے معنوی مقاصد اور اسرار و حکم

Repetition in Quranic Stories, its wisdom and rationale

ہاجرہ مریم: پی ایچ ڈی سکالر، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور
ڈاکٹر غلام علی خاں: پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

Abstract

Quran's miraculous language reveals its meaningfulness in different marvelous ways. One of the Quranic unmatched ways to emphasize and affirm its teachings is to replicate its verses and topics in an attractive and appealing style. This style of communication is termed as "Tasreef e Ayat" and is prominent in the Quranic text. The Holy Quran, the Discourse of Allah Almighty, narrates stories of various prophets and their nations in the most effective way. Tasreef, the repetitive style of the Quran is inimitable and is explicitly found in the narratives of the Quran. This article aims to analyze the impact of Tasreef e Ayat upon the interpretations of the Quranic Stories by highlighting its wisdom and rationale.

Key Words: The Quran, stories, repetitive, wisdom, style.

قرآن حکیم نے اپنی دعوت کو انسانوں تک پہنچانے کے لیے جو وسائل و ذرائع اختیار کیے ہیں، ان میں سے ایک اہم ذریعہ قصص کا ہے۔ انسانی طبائع فطری طور پر قصہ گوئی میں دلچسپی لیتی ہیں اور اپنے اپنے مدارج شعور کے لحاظ سے ان کے اندر سے اپنے لیے راہ عمل تلاش کرتی ہیں جو مثبت بھی ہو سکتا ہے اور منفی بھی، صحت مندانہ بھی ممکن ہے اور ذہنی مریضانہ بھی۔ قرآن مجید جو کہ فصاحت و بلاغت کا معجزہ ہے، اس میں مضامین کو ادا کرنے کے لیے ایسے اسالیب اختیار کیے گئے ہیں جو اذہان کو مسخر، دلوں کو منور اور اعضاء و جوارح میں عمل کی تحریک پیدا کرتے ہیں۔ ان اعلیٰ اسالیب میں ایک نمایاں اسلوب 'تصريف' کا ہے۔ قصص اور تصريف کے لغوی اور اصطلاحی مفہام ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔

قصص کے لغوی معنی

قصص جمع ہے قصہ کی جو سہ حرفی مادہ 'ق ص ص' سے بنا ہے۔ عربی زبان کی مشہور لغت 'لسان العرب' میں قصہ کے یہ معنی لکھے ہیں۔

تَبَعَهَا بِاللَّيْلِ، وَقِيلَ هُوَ تَتَبَعَ الْأَثَرَ فِي وَقْتِ كَانِ۔¹

ترجمہ: "رات کے وقت کسی کے پیچھے چلنا، یا کسی نقش قدم کی پیروی کرنا، جب وہ موجود ہوں۔"

قصہ بیان کرنے والے شخص کو 'قصاص' کہا جاتا ہے کیونکہ وہ قصے کے مختلف اجزاء کے پیچھے چلتا ہے۔ اس کے علاوہ 'قصص' بیان کی ہوئی خبر کو بھی کہتے ہیں۔ 'لسان العرب' میں ہے۔
والقصبة الخبر وهو القصص... والقصص الخبر المقصوص بالفتح
وضع موضع المصدر حتى صار أغلب عليه، والقصص بكسر القاف
جمع القصبة التي تكتب.²
ترجمہ: "قصہ خبر کو کہتے ہیں۔ قصص (فتح کے ساتھ) کے معنی قصہ بیان کرنا اور قصص (کسرہ کے ساتھ) کے معنی قصے کے ہیں جو کتابوں میں لکھے جاتے ہیں۔"

قصہ کی اصطلاحی تعریف

لفظ 'قصہ' کی کئی اصطلاحی تعریفات (Definitions) کی گئی ہیں۔ مناع القطان نے اس کی یہ اصطلاحی تعریف لکھی ہے۔
أخباره عن أحوال الأمم الماضية، والنبوات السابقة، والحوادث
الواقعة، وقد اشتمل القرآن على كثير من وقائع الماضي، وتاريخ
الأمم، وذكر البلاد والديار، وتتبع آثار كل قوم، وحكى عنهم صورة
ناطقة لما كانوا عليه.³

ترجمہ: "اس سے مراد وہ خبریں ہیں جو پہلی قوموں کے احوال سے متعلق ہیں، یا گزشتہ نبوتوں اور واقعات و حوادث پر مبنی ہیں کیونکہ قرآن میں بہت سے ماضی کے وقائع، قوموں کی تاریخ، شہروں اور گھروں کا ذکر اور ہر قوم کے چھوڑے ہوئے آثار کے بارے میں ان کے حسب حال بیان کی صورت میں حکایت ہے۔"

تصريف کے لغوی معنی

کتب لغت کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ 'تصريف' کا مادہ 'ص ر ف' ہے اور یہ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ اس باب کی یہ خاصیت ہے کہ اس میں کثرت، مبالغہ اور اہتمام پایا جاتا ہے۔ تصريف کے لغوی معنی 'بار بار پھیرنے' کے ہیں اور مجازی یا اصطلاحی معنی 'واضح کرنے' اور 'تبیین' کے ہیں۔ قرآن میں اس کے استعمالات اور اسالیب سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

مشہور عربی لغت 'تاج العروس' میں تصريف کی لغوی تعریف یہ کی گئی ہے۔

تصريف الآيات: تبیینها والتصريف في الرياح صرفها من جهة الى

جہۃ۔⁴

ترجمہ: ”تصریف آیات کے معنی ہیں ان کو کھول کھول کر بیان کرنا... اور ہواؤں کی تصریف سے مراد ہے ان کو ایک سمت سے دوسری سمت پھیر دینا۔“

تصریف کے اصطلاحی معنی

علوم القرآن کی اصطلاح ’تصریف‘ کے بارے میں اہل علم کی درج ذیل آرا ہیں۔
امام باقلانی نے کلام میں ’تصریف‘ کو اس کے معنوی اعتبار سے لیا ہے اور اس کی یہ تعریف بیان کی ہے۔
و اما التصريف فهو: تصريف الكلام في المعاني كتصريف في الدلالات المختلفة.⁵

ترجمہ: ”تصریف کسی کلام کو مختلف معنی میں پھیرنا ہے جس طرح مختلف دلالات میں پھیرا جاتا ہے۔“

امام موصوف کی اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ تصریف کو جب اس کے معنی و مراد کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اس میں کسی کلام کے مضمون کو پھیر پھیر کر بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ ایک ہی مضمون کے کئی مختلف مفاہیم و مطالب مراد لیے جاتے ہیں۔

تصریف آیات کی اصطلاح

اہل علم نے تصریف آیات کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے اس کے مفہوم و مطلب کی وضاحت کی ہے۔ جیسا کہ تفسیر طبری میں بیان کیا گیا ہے۔

(و صرفنا الآيات) يقول: وعظناهم بانواع العظا، و ذكرناهم بضروب من الذكر والحجج.⁶

ترجمہ: ”اور ہم نے تصریف آیات کی ہے کہ مطلب ہے ہم نے ان کو آیات میں مختلف قسم کی نصیحتیں کی ہیں اور ان کو ہر طرح کے دلائل اور سمجھانے کے طریقوں سے سمجھایا ہے۔“
محمد طاہر بن عاشور نے کتاب التحریر والتنویر میں اس بارے میں لکھا ہے۔

و تصریف الآيات: اختلاف انواعها بان تاتي مرة بحجج من مشاهدات السموات والارض، اخرى بحجج من دلائل في نفوس الناس، ومرة بحجج من احوال الامم الخالية التي انشاها الله.⁷

ترجمہ: ”اور تصریف آیات کا مطلب ہے کسی مضمون کو الگ الگ آیتوں میں مختلف انداز اور اقسام سے بیان کرنا۔ کہیں آفاق کے مشاہدات سے استدلال کرنا، کہیں نفس انسانی کے حوالے سے دلائل دینا اور

”کبھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی گزشتہ اقوام کے حالات و واقعات سے دلائل مہیا کرنا۔“

قرآنی قصص میں تصريف

قرآنی قصص میں تصريف کا اسلوب نمایاں طور پر موجود ہے۔ انبیاء کرام کے قصے ہوں یا پہلی قوموں کے واقعات ہوں، یہ اسلوب ہمیں ہر جگہ کارفرما نظر آتا ہے۔ قصوں میں بظاہر تکرار نظر آتا ہے مگر حقیقت میں وہ تکرار نہیں ہوتا بلکہ ہر جگہ اس واقعے کو قرآن میں نئے اسلوب سے بیان کیا جاتا ہے۔

تفسير شعراوى میں ہے۔

والقصص في القرآن لا ترد مكررة. وقد يأتي بعض منها في آيات. و بعض منها في آيات أخرى. ولكن اللقطة مختلفة. تعطينا في كل آية معلومة جديدة. بحيث أنك إذا جمعت كل الآيات التي ذكرت في القرآن الكريم. تجد أمامك قصة كاملة متكاملة. كل آية تضيف شيئا جديدا.⁸

ترجمہ: ”قرآنی قصوں میں تکرار نہیں ہے۔ کبھی ایک قصہ چند آیتوں میں اور کبھی دوسری جگہ کچھ آیات میں مذکور ہوتا ہے، لیکن ہر جگہ وہ قصہ نئے اور جدید انداز میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ پھر جب ان تمام آیات کو جمع کریں تو پورا قصہ ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ جس میں ہر آیت نے کچھ نہ کچھ جدت اور ندرت پیدا کی ہوتی ہے۔“

تصريف قصص کے مقاصد اور اسرار و حکم

قرآن کے ہشت گونہ پہلوؤں اور کثیر الجہات اہداف کو جو اس نے قصص کی تصريف میں ملحوظ رکھے ہیں، مشہور و معروف مفسرین نے بھی اپنی اپنی کتب میں ان کو بیان کیا ہے۔ ذیل میں ان کے حوالے اور اقتباسات دیے جا رہے ہیں، جن سے قصص قرآنیہ کے معنوی مقاصد اور اسرار و حکم پر روشنی پڑتی ہے۔

(۱) عبرت آموزی:

قرآنی قصص کی تصريف محض داستانیں، سرگزشتیں اور کہانیاں نہیں ہیں بلکہ ہر قصے میں بہت سے معنوی مقاصد مضمر ہوتے ہیں جن کا اشارہ اور اظہار اکثر خود متعلقہ آیات کے مضمون سے ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کرنے کے بعد

فرمایا۔

لقد كان في قصصهم عبرة لاولي الالباب⁹

ترجمہ: ”بے شک ان قصوں میں عقل والوں کے لیے بڑی عبرت ہے۔“

عمومی طور پر غور کیا جائے تو قرآنی قصص میں عبرت آموزی کا پہلو سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ اکثر تفاسیر اور علوم القرآن کی کتب میں اسے بالخصوص اجاگر کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ’تفسیر المنیر‘ میں بھی گزشتہ قوموں کے واقعات میں تصریف آیات کی اس حکمت کو ان الفاظ میں اجاگر کیا گیا ہے۔

كان لكل قصة مواعظ و عبر خاصة، تختلف باختلاف أصحابها، فقصة قوم نوح مثلاً تمثل الغرور المستحکم والإصرار على الوثنية، و قصة قوم عاد تظهر مدى الاعتداد بالبطش والقوة والتجبر والعنوة، و قصة قوم لوط تدل على انحطاط المستوى الإنساني، والشذوذ الجنسي، والفحش الأخلاقي، و قصة قوم شعيب مظهر من مظاهر الانحراف الاجتماعي أو الظلم الاجتماعي وأخذ حقوق الناس و أكل أموالهم بالباطل، و قصة قوم فرعون مثل بارز للاعتماد على السلطان و الثروة والجاه، تهز عروش و كيان المتفرعنين الجبارة في كل زمان و مكان، و جميع تلك القصص لمقاومة الوثنية والفوضى في نظام المجتمع، فإن كل أولئك الأمم كانوا وثنيين عبدة أصنام، وكانت جهود الأنبياء المكثفة مركزة على تخليص الناس من عبادة الأوثان والأصنام.¹⁰

ترجمہ: ”قرآن کے ہر قصے میں مخصوص نصیحتیں اور عبرتیں ہیں جو ان کے افراد کے لحاظ سے مختلف ہو جاتی ہیں۔ جیسے قوم نوح کا اپنی بت پرستی پر اصرار اور ہٹ دھرمی۔ قوم عاد کی سرکشی اور ظلم و تعدی، قوم لوط کا انسانی انحطاط، جنسی تفرّد اور اخلاقی بے حیائی۔ قوم شعیب کے اجتماعی نظام کی خرابی، ظلم، دوسروں کے حقوق تلف کرنا، دوسروں کا مال ناحق طریقے سے کھانا اور قوم فرعون کا حکمرانی، اقتدار، خوش حالی، محلات اور زراعت میں مشغولیت اور ہر زمانے کے جابر حکمرانوں جیسا رویہ وغیرہ۔ پھر ان تمام قصص میں بت پرستی پر اصرار اور اجتماعی نظام کا بگاڑ ہے۔ کیونکہ تمام گزشتہ قومیں بت پرست تھیں۔ اس لیے تمام انبیائے کرام کی کوششوں کا ہدف لوگوں کو بتوں کی عبادت سے روکنا تھا۔“

اس سے ظاہر ہوا کہ قرآنی قصص کی تصریف میں ہر قوم کی الگ الگ خرابیوں کو نمایاں

کر کے بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت کا سامان مہیا کر دیا گیا ہے تاکہ وہ ہر قسم کی برائیوں سے اجتناب کریں اور اللہ کے عذاب سے بچنے کی کوشش کریں۔

(۲) حصول تقویٰ:

اسلامی تعلیمات میں تقویٰ کی بڑی اہمیت ہے۔ اسی لیے قرآن نے گزشتہ قوموں اور ان کے نبیوں کے قصص کی تصریف میں بھی تقویٰ کا بکثرت ذکر کیا ہے کہ ہر زمانے میں انبیائے کرام کی دعوت کا ایک اہم عنصر یہی رہا ہے۔ مثال کے طور پر حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم ثمود کو دین کی دعوت دیتے ہوئے ایک جگہ فرمایا۔

اذ قال لهم اخوهم صلح الا تتقون¹¹

ترجمہ: ”یاد کرو جب ان کے بھائی صالح نے ان سے کہا: کیا تم ڈرتے نہیں؟“

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت دین دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔

و ابراهيم اذ قال لقومه اعبدوا الله واتقوه¹²

ترجمہ: ”اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنی قوم سے کہا: اللہ کی عبادت کرو، اسی سے ڈرو۔“

قصص القرآن میں تصریف آیات کی اس حکمت کو مفسرین کرام نے وضاحت سے بیان کیا

ہے جیسا کہ تفسیر المراحی میں اس حکمت کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

وقد كان في مثل هذا القصص عبرة للمسلمين أيما عبرة، فكتابتهم
يقص عليهم قصص الأمم قبلهم و يبين لهم أن ذنوب الأمم لا تغفر
كذنوب الأفراد و سنته فيها لا تتبدل ولا تتحول فكان عليهم أن
يتقوا كل ما قصه من ذنوب الأمم التي هلك بها من قبلهم وزالت بها
الدولة لأعدائهم، ولكنهم قصروا في وعظ الأمة بها وإنذارهم عاقبة
الإعراض عنها و ترك الإعراض عن تدبرها، و كان عليهم أن
يعتبروا.¹³

ترجمہ: ”قرآنی قصص کی تصریف میں مسلمانوں کے لیے عبرت ہے کیونکہ ان کی کتاب قرآن میں

پہلی قوموں کے قصے بیان ہوئے ہیں۔ ان کے اجتماعی گناہوں کا ذکر ہے جو ناقابل معافی ہیں
کیونکہ انفرادی گناہ تو بخش بھی دیے جاتے ہیں اور اللہ کی سنت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ اس
لیے مسلمانوں کو ان قصوں سے تقویٰ حاصل کرنا چاہیے۔ پہلی ہلاک شدہ اقوام جیسے گناہوں
سے بچنا چاہیے، جن کا اقتدار ان کے دشمنوں نے ان سے چھین لیا۔ لیکن افسوس امت مسلمہ

نے اس وعظ نصیحت میں کوتاہی کی اور قرآنی انداز سے، اُس کے تدبر سے اور اُس سے عبرت حاصل کرنے سے اعراض کیا۔“

(۳) تصحیح عقائد:

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ قرآن بنیادی طور پر کتاب ہدایت ہے جو انسان کی دنیا اور آخرت میں بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ وہ اپنی ہدایت اور دعوت کا آغاز عقائد کی اصلاح سے کرتا ہے۔ چنانچہ وہ جابجا قصوں کی تصریف کے ذریعے بھی اپنے عقائد توحید، آخرت اور نبوت و رسالت وغیرہ کا ابلاغ کرتا ہے۔

’المدخل الى علوم القرآن الكريم‘ کے مصنف اس سلسلے میں تحریر کرتے ہیں۔
 من حيث سلامة النظم واستقامته ومن حيث التركيب على بعض ما
 يجب التنبيه إليه من عبر ومواعظ في مجال القصص القرآني، و
 تأكيد المبادئ الأساسية للعقيدة الإسلامية، والاستشهاد بكل ما
 يؤدي إلى إقناع المخاطب.¹⁴

ترجمہ: ”قرآنی قص کو ایک خاص نظم و استقامت اور مقصد و مدعا کے ساتھ تصریف کے انداز میں بیان کرتے ہوئے عبرت و نصیحت پر زور دیا گیا ہے اور اسلامی عقیدے کے اساسی مبادیات کی تاکید کی گئی ہے اور مخاطب کے لیے تسلی بخش دلائل دیے گئے ہیں۔“

د، عبدالراضی نے قصص قرآنیہ میں تصریف کے معنوی مقصد کو اس طرح نمایاں کیا ہے۔
 القصص القرآني ليس مسوقا لذاته، بل لأجل غايات وأهداف
 كثيرة يمكن إدراكها بالتفكير والتأمل في القصص، لقوله تعالى:
 (فاقصص القصص لعلهم يتفكرون) (الأعراف ١٢٦). ومن هذه:
 الأهداف: الاستدلال على التوحيد، وهو من أهم أهداف القصص
 القرآني، كما في قصص إبراهيم مع قومه، ونوح مع قومه، وموسى
 مع فرعون.¹⁵

ترجمہ: ”قرآنی قصص محض قصہ گوئی کے لیے نہیں ہیں بلکہ ان کے مخصوص اہداف و مقاصد ہیں جو ان قصص پر غور و فکر کرنے سے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا: (پس آپ ان لوگوں کو واقعات سنائیں تاکہ وہ غور و فکر کریں) (الأعراف ١٢٦)۔ ان اہداف میں توحید پر استدلال تو قرآنی قصص کا اہم ترین ہدف ہے۔ جیسا کہ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی قوم، حضرت نوح علیہ السلام اور اُن کی قوم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے قصوں میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔“

۴) اعجاز القرآن:

جب حضرت محمد ﷺ نے مکہ میں اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا اور فرمایا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کی وحی نازل کی ہے تو قریش کے مشرک سرداروں نے آپ ﷺ کو جھٹلایا۔ انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ آپ ﷺ پر آسمان سے کوئی وحی نازل نہیں ہوتی اور قرآن کے نام پر جو کچھ آپ ﷺ پیش کرتے ہیں وہ اللہ کا کلام نہیں ہے۔ کفار مکہ نے یہ مطالبہ کیا کہ اگر آپ ﷺ واقعی اللہ کے رسول ہیں تو کوئی مادی اور محسوس قسم کا معجزہ دکھائیں جیسے بعض دوسرے انبیائے کرام معجزے دکھاتے تھے تو پھر ہم آپ ﷺ پر ایمان لائیں گے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قرآن ہی نبی ﷺ کا معجزہ ہے۔ اگر تمہیں اس کے معجزہ ہونے میں کوئی شک و شبہ ہے تو تم اس قرآن جیسا کوئی قرآن بنا کر دکھا دو۔ اور اگر نہیں بنا سکتے تو اس جیسی دس سورتیں ہی بنا کر لے آؤ۔ پھر یہ چیلنج بھی دیا گیا کہ اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو اس کی کوئی چھوٹی سی سورت جیسے سورت ہی بنا کر پیش کر دو۔ لیکن قرآن کے مخالفین اس چیلنج کا جواب لانے سے قاصر رہے اور اپنی ناکامی کے باوجود وہ لوگ اتنے ہٹ دھرم تھے کہ ایمان نہ لائے۔ قرآن کا یہ بھی ایک اعجازی پہلو ہے کہ اس کے مضامین اور قصص و واقعات میں تصريف کے باوجود کوئی تضاد (contradiction) نہیں پایا جاتا بلکہ اس کے مشمولات میں مکمل ہم آہنگی (harmony) اور یکسانیت پائی جاتی ہے۔

امام جلال الدین سیوطی اپنی کتاب ”الاتقان فی علوم القرآن“ میں تحریر کرتے ہیں۔

أنه تعالى أنزل هذا القرآن وعجز القوم عن الإتيان بمثله بأي نظم
جاءوا ثم أوضح الأمر في عجزهم بأن ذكر القصص في مواضع
إعلاماً بأنهم عاجزون عن الإتيان بمثله أي بأي نظم جاءوا وبأي
عبارة عبروا.¹⁶

ترجمہ: ”اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن نازل فرمایا، لیکن لوگ اس جیسا کلام پیش کرنے سے ہر طرح عاجز رہے۔ پھر ان کے اسی عجز کو قرآنی قصص کی تصريف میں مزید ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ بالکل عاجز ہیں اور ان قصص کو اپنے کسی طریقے، ترتیب اور عبارت سے کبھی ایسے بیان نہیں کر سکتے جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے۔“

قرآنی قصص میں تصريف کی اس حکمت کی وضاحت دے، مصطفیٰ مسلم نے یوں کی ہے۔

إبراز وجه من وجوه الإعجاز البياني للقرآن الكريم، فالقصة

الواحدة تتكرر أحيانا عدة مرات، وتحس في كل مرة بقضايا و أمور جديدة مع الحفاظ على أصل القصة، ومن غير تناقض في وقائعها، ويؤدي ذلك كله بأسلوب معجز، وهذا ليس في قدرة البشر.¹⁷

ترجمہ: ”قرآن کریم کا یہ اعجازی پہلو ہے کہ وہ ایک ہی قصے کو کئی جگہوں پر بار بار بیان کرتا ہے۔ اصل قصے کے مضمون کو برقرار رکھتے ہوئے اُسے ہر مرتبہ نئے احکام اور فیصلوں کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔ اس کے واقعات میں کہیں تناقض و تضاد نہیں ہوتا۔ وہ پورا قصہ ایسے معجزانہ اسلوب سے بیان کرتا ہے جو انسانی طاقت سے باہر اور ناممکن ہے۔“

۵) رجوع الی اللہ:

اہل علم نے قرآنی قصص کی تصريف کے معنوی مقاصد میں رجوع الی اللہ کو بھی شامل کیا ہے۔ قرآن حکیم اپنے روشن دلائل و براہین کے ذریعے اسلام کے بنیادی اصول، عقائد اور احکام و تعلیمات کو واضح کرتا ہے اور وہ توحید، رسالت اور آخرت کے مضبوط علمی و عقلی براہین مہیا کرتا ہے۔ قصص کی تصريف کے حوالے سے پہلی اقوام کے واقعات بیان ہوئے ہیں کہ انھوں نے شرک اختیار کیا، توحید کا درس دینے والے نبیوں اور رسولوں کی تکذیب کی۔ اُن کے گناہوں کی وجہ سے اُن پر عذابِ استیصال آیا۔ ان سب قوموں کی سرگزشتوں کو تصريف کے ساتھ بیان کر کے قرآن نے اپنے مخاطبین کو رجوع الی اللہ کی تلقین کی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

و صرفنا الآيات لعلمهم يرجعون¹⁸

ترجمہ: ”اور ہم نے آیات کی تصريف کی ہے تاکہ وہ رجوع کریں۔“

امام قرطبی اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں۔

و صرفنا الآيات: ”يعني الحجج والدلائل و أنواع البينات و العظات، أي بينها لأهل تلك القرى.“ لعلمهم يرجعون فلم يرجعوا.

و قيل: أي صرفنا آيات القرآن في الوعد والوعيد والقصص والإعجاز لعل هؤلاء المشركين يرجعون.¹⁹

ترجمہ: ”اور ہم نے آیات کی تصريف کی ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے ان بستیوں والوں کے لیے واضح دلائل و براہین اور نصیحتیں بیان کی ہیں تاکہ وہ رجوع الی اللہ کریں مگر انھوں نے رجوع نہیں کیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم نے قرآن کی تصريف آیات کے ذریعے وعد، وعید، قصص اور معجزے بیان کیے ہیں تاکہ یہ مشرکین رجوع الی اللہ کریں۔“

تفسير المنير میں اس حکمت کی اس طرح وضاحت کی گئی ہے۔

و صرفنا الآيات لعلمهم يرجعون أي و أهلكنا أيضا يا أهل مكة ما حولكم من البلاد، من القرى المكذبة بالرسول، مثل قرى قوم لوط و مدین مما جاور بلاد الحجاز، و أهل سبأ باليمن، و كانت في طريقهم يمرون بها في رحلاتهم صيفا و شتاء، و بينا الآيات و أوضحناها، و أظهرنا الحجج و نؤنها، لكي يرجعوا عن كفرهم، فلم يرجعوا.²⁰

ترجمہ: ”ہم نے آیات کی تصريف کی ہے تاکہ وہ رجوع کریں“ سے مراد یہ ہے کہ اے اہل مکہ! ہم نے تمہارے ارد گرد کے شہروں اور بستیوں کو عذاب سے ہلاک کیا کیونکہ انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا، جیسے قوم ثمود، قوم لوط، اصحاب مدین کی بستیاں جو حجاز کے علاقے کے قریب واقع تھیں۔ اسی طرح یمن کے اہل سبا کو بھی ہلاک کیا۔ مشرکین قریش اپنے گرمی اور سردی کے تجارتی سفروں میں ان تباہ شدہ بستیوں پر سے گزرتے تھے۔ ہم نے آیتوں کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔ دلائل کو تنويع کے اسلوب میں ظاہر کیا ہے تاکہ وہ لوگ اپنے کفر سے رجوع کریں، مگر انہوں نے رجوع نہیں کیا۔“

(۶) تکمیل قصہ:

قرآن کوئی تاریخ کی کتاب نہیں کہ وہ گزشتہ واقعات و قصص کو زمانی ترتیب (chronological order) کے ساتھ بیان کرے اور ماضی کی کہانیوں اور داستانوں کو محض کہانی اور داستان کی صورت میں بیان کرے، بلکہ وہ کتاب ہدایت ہے جو بندوں کی اصلاح و تربیت اور ہدایت و رہنمائی کرتی ہے۔ اس لیے حسب ضرورت اور موقع بموقع کسی قصے کے کسی ایک حصے کو اور کبھی دوسرے حصے کا ذکر کرتی ہے، تاہم اگر قرآن کی مختلف سورتوں میں مذکور کسی ایک نبی یا اُس کے قوم کے قصے کو جمع کر لیا جائے تو اس کے نتیجے میں پورے قصے کی تصویر ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔

تفسير السمرقندی میں مذکور ہے۔

فإن قيل: إيش الحكمة في تكرار القصص؟ قيل له: لأن في كل قصة

كررها ألفاظاً وفوائد ونكتاً ما ليس في الأخرى.²¹

ترجمہ: ”اگر کہا جائے کہ قرآنی قصص میں تکرار و تصريف کیوں ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر قصے کے تکرار میں ایسے الفاظ، فوائد اور نکتوں کا اضافہ ہے جو کسی ایک مقام پر موجود نہیں ہے۔“

گویا مصنف کے مطابق قرآنی واقعات کو بالکل ایک جیسی صورت میں کہیں بھی دوبارہ بیان نہیں کیا گیا بلکہ ہر جگہ وہ نئے انداز میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ تصريف کے اسلوب بیان کی وجہ سے قصہ کے مختلف اجزا جمع ہو کر اس کی تکمیل کر دیتے ہیں اور پورا مضمون قاری کو آسانی سمجھ میں آ جاتا ہے۔

قرآن مجید کو یکبارگی نازل نہیں کیا گیا بلکہ یہ نجماً نجماً اتر ا ہے۔ لوگوں کی نفسیات اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے قصص قرآنیہ میں تصريف آیات کا اسلوب ملحوظ رکھا گیا، تاویل مشکل القرآن میں ہے۔

و أما تکرار الأنباء و القصص، فإن الله تبارک و تعالی أنزل القرآن نجوما في ثلاث وعشرين سنة، بفرض بعد فرض: تيسيرا منه على العباد، و تدريجا لهم إلى کمال دينه، و وعظ بعد و عظ: تنبيها لهم من سنة الغفلة، و شحذا لقلوبهم بمتجدد الموعظة، و ناسخ بعد منسوخ: استعبادا له و اختبار البصائرهم.²²

ترجمہ: ”جہاں تک قرآن میں قصص و واقعات کے تکرار کا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کو تیس برسوں میں تدریج کے ساتھ نازل کیا ہے۔ ایک کے بعد دوسرا حکم دیا ہے تاکہ بندوں کے لیے ان پر عمل کرنے میں آسانی رہے اور اس طرح اس کے دین کی بھی تکمیل ہو جائے۔ اس طرح ایک نصیحت کے بعد دوسری نصیحت کی گئی تاکہ بندوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا جائے۔ اُن کے دلوں کو نئی نصیحت سے منور کیا جائے، کسی منسوخ حکم کا ناسخ حکم آجائے تاکہ لوگ اس کی صحیح بندگی کر سکیں اور اُن کی بصیرت جلا پائے۔“

۷) نبی ﷺ اور مومنین کی تثبیتِ قلبی:

قرآنی قصص کو تصريف کے اسالیب میں بیان کرنے میں جو حکمتیں، مصلحتیں اور مقاصد پیش نظر رکھے گئے ہیں، اُن میں سے ایک حکمت اور مقصد یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے نبی ﷺ اور اہل ایمان کو تسلی، اطمینان اور صلابتِ قلب نصیب ہو۔ جب دین حق کی دعوت دی گئی تو قریش مکہ نے بھرپور مخالفت کی۔ انھوں نے نبی ﷺ اور قرآن پر اعتراضات کیے، سابقون اہل ایمان کو اذیتیں دیں۔ ان مشکل اور کٹھن حالات میں انسان قدرتی طور پر گھبر ا جاتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نبی ﷺ اور اہل ایمان کی تسلی اور تسکین کے لیے انبیائے سابقین اور اُن کی قوموں کی مثالیں بیان کیں۔

قصص القرآن میں تصريف آیات کی اس حکمت کو اہل علم نے وضاحت سے بیان کیا ہے جیسا کہ زرکشی لکھتے ہیں۔

تسليته لقلب النبي ﷺ مما اتفق للأنبياء مثله مع أممهم قال تعالى: و
كلا نقص عليك من أنباء الرسل ما نثبت به فؤادك.²³

ترجمہ: ”پہلے نبیوں اور اُن کی قوموں کے قصے بیان کرنے میں نبی ﷺ کے قلبِ مبارک کے لیے تسلی ہو جائے۔ جیسا کہ فرمایا گیا: اے نبی! دوسرے پیغمبروں کے حالات ہم آپ کو سنارہے ہیں تاکہ ہم آپ کا دل مضبوط کریں۔“

’مناهل العرفان في علوم القرآن‘ میں ایک اور پہلو کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ چنانچہ زر قافی لکھتے ہیں۔

تثبيت قلوب المؤمنين وتسليحهم بعزيمة الصبر واليقين بسبب ما
كان يقصه القرآن عليهم الفينة بعد الفينة والحين بعد الحين من
قصص الأنبياء والمرسلين و ما كان لهم ولأتباعهم مع الأعداء
والمخالفين وما وعد الله به عباده الصالحين من النصر والأجر
والتأييد والتمكين.²⁴

ترجمہ: ”قرآن نے انبیاء و رسل کے جن قصص کو نئے نئے اسلوب کے ساتھ وقتاً فوقتاً بیان کیا ہے، اُس کا مقصد مومنین کے قلوب کی تثبیت، مضبوطی اور صلابت ہے، تاکہ وہ صبر و یقین اور عزیمت کے ساتھ اپنے مخالفوں اور دشمنوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک اور صالح بندوں کے لیے فتح و نصرت، اجر، تائید اور اقتدار دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔“

۸) ذہن نشین اور دل پذیری:

قرآنی قصص کی تصريف کے معنوی مقاصد میں دل پذیری کا وجود بھی ہے۔ قرآن جب کسی قصے یا تاریخی واقعے کو تصريف کے ساتھ بیان کرتا ہے تو اس سے اس کی یہ غرض بھی ہوتی ہے کہ وہ قصہ یا واقعہ انسان کے دل و دماغ میں راسخ ہو جائے۔ انسان اُسے آسانی سے فراموش نہ کر سکے بلکہ وہ مستقل طور پر اس کے اخلاق و عادات اور عمل و کردار کا لازمی حصہ بن جائے۔

’تفسير ابن عطية‘ میں مرقوم ہے:- و لقد صرفنا الآية، المعنى: و لقد خوفنا و رجينا و بالغنا في البيان، و هذا كله بتمثيل و تقريب للأذهان.²⁵

ترجمہ: ”اور ہم نے اس آیت کو پھیر پھیر کر بیان کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے بُرے لوگوں کو اُن کے بُرے انجام سے ڈراما ہے اور اچھے لوگوں کو اجر و ثواب کی اُمید دلائی ہے اور

فصاحت و بلاغت سے کلام بیان کیا ہے تاکہ لوگوں کے اذہان میں باتیں بیٹھ جائیں اور وہ تصورات سے باخبر ہوں۔“

‘المعجزات الأحمدية’ میں تصریف کے اس معنوی مقصد کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

ان طبيعة موضوع القرآن الكريم وغايته ومقاصده التي يسعى إلى ترسيخها في القلوب، وتثبيتها في النفوس تستوجب إعادة ذكرها وتكرارها مرات ومرات، فمثلاً قصة موسى عليه السلام اخذها القرآن الكريم فضة فصاغها ذهباً فخرت سحرة البيان ساجدين لبلاغته.²⁶

ترجمہ: ”قرآن کریم کے مضامین کی غرض و غایت دلوں پر اثر کرنا اور اُن کو حوصلہ و استقامت دینا ہے۔ اس کے لیے اُس نے قصوں کو تکرار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ کو گویا چاندی سے سونا بنا دیا ہے جس کی فصاحت و بلاغت کے آگے بیان و خطاب کے جادو گر بھی سجدہ ریز ہیں۔“

(۹) دلیل نبوت محمد ﷺ:

حضرت محمد ﷺ اُمی تھے اور لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، جبکہ آپ نے قرآن کے ذریعے گزشتہ زمانے کے انبیائے کرام اور اُن کی قوموں کے حالات و واقعات لوگوں کے سامنے صحیح صحیح بیان کیے۔ بالخصوص جب آپ نے انبیائے بنی اسرائیل کے احوال و وقائع بھی ٹھیک ٹھیک بیان کر دیے جن کا بیشتر حصہ علمائے یہود نے چھپا رکھا تھا تو یہ امر آپ کی نبوت و رسالت کے لیے مہر تصدیق ثابت ہوا۔ امام رازی نے قصصِ قرآنیہ میں تصریفِ آیات کے اس معنوی مقصد کو یوں نمایاں کیا ہے۔

هذه القصص دالة على نبوة محمد عليه الصلاة والسلام لأنه عليه السلام كان أمياً وما طالع كتاباً ولا تلمذ استاذاً فإذا ذكر هذه القصص على الوجه من غير تحريف ولا خطأ دل ذلك على أنه إنما عرفها بالوحي من الله وذلك يدل على صحة نبوته.²⁷

ترجمہ: ”قرآن میں یہ تمام گزشتہ قصص محمد ﷺ کی نبوت کو ثابت کرتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ اُمی تھے، نہ آپ نے کبھی کسی کتاب کا مطالعہ کیا، نہ کسی استاد کی شاگردی میں رہے، مگر یہ تمام قصے بغیر کسی تحریف اور غلطی کے صحیح طور پر بیان کر دیے تو ثابت ہوا کہ یہ سب کچھ اللہ کی وحی سے ہوا جو آپ کی نبوت کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔“

مذکورہ بالا تصریحات و توضیحات سے یہ حقیقت بالکل مبرہن ہو جاتی ہے کہ قرآنی قصص کی

تصريف میں معنوی مقاصد کو پیش نظر رکھا گیا ہے جن میں وہ اسرار و حکم موجود ہیں جن سے انسانی ہدایت و رہنمائی کی تکمیل ہوتی ہے۔ قصص قرآنیہ میں تصريف آیات کے فصیح و بلیغ اسلوب میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن میں عبرت آموزی، حصول تقویٰ، تصحیح عقائد، اعجاز القرآن اور رجوع الی اللہ وغیرہ شامل ہیں۔

حوالہ جات

- 1 ابن منظور، افریقی، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ۱۴۱۲ھ، مادہ: ق ص ص۔
- 2 حوالہ بالا
- 3 مناع بن خلیل القطان، مباحث فی علوم القرآن، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزيع، ۱۴۲۱ھ، ص: ۳۱۵۲۱۲۔
- 4 مرتضیٰ زبیدی، تاج العروس من جواهر القاموس، دارالہدایۃ، س.ن، مادہ: ص ر ف۔
- 5 الباقلائی، ابوبکر، محمد بن طیب، اعجاز القرآن، المحقق، السید احمد صقر، دارالمعارف، مصر، ۱۹۹۷ء، ج: ۱، ص: ۲۷۲۔
- 6 طبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل القرآن (تفسیر الطبری)، محقق: احمد محمد شاکر، مؤسسة الرسالة، ۱۴۲۰ھ، ج: ۲۲، ص: ۱۳۲۔
- 7 ابن عاشور، محمد طاهر، التحرير والتنوير، الدار التونسية للنشر، تونس، ۱۹۸۳ء، ج: ۷، ص: ۲۳۵۔
- 8 شعراوی، محمد متولی، تفسیر شعراوی، أخبار اليوم، س.ن، ج: ۱، ص: ۲۳۷۔
- 9 یوسف ۱۴: ۱۱۱۔
- 10 زحیل، وہبہ بن مصطفى، د، التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعة والمنہج، دارالفکر المعاصر، دمشق، ۱۴۱۸ھ، ج: ۱۲، ص: ۱۵۹۔
- 11 الشعر ۲۶: ۱۳۲۔
- 12 العنکبوت ۲۹: ۱۶۔
- 13 مراغی، احمد بن مصطفى، تفسیر المراغی، شرکت مکتبۃ مصطفى البابی الحلبي واولادہ، مصر، ۱۳۲۵ھ، ج: ۹، ص: ۱۷۔
- 14 محمد فاروق النبهان، المدخل الی علوم القرآن الکریم، دار عالم القرآن، حلب، ۱۴۲۶ھ، ص: ۲۵۱۔
- 15 عبدالرازی محمد عبدالمحسن، الغارة التنصيرية على أصالة القرآن الکریم، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س.ن، ص: ۱۱۰۔

- 16 سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، المحقق: محمد ابو الفضل ابراهيم، الهيئة المصرية العامة للكتاب، ۱۳۹۳ھ، ج: ۲، ص: ۲۳۰۔
- 17 مصطفى مسلم، د، مباحث فی اعجاز القرآن، دار القلم، دمشق، ۱۳۲۶ھ، ص: ۲۶۳۔
- 18 الاحقاف: ۳۶: ۲۷۔
- 19 قرطبي، ابو عبدالله محمد بن احمد، الجامع لاحكام القرآن (تفسير قرطبي)، تحقيق: احمد لا بردوني، ابراهيم اطفيش، دار الكتب المصرية، القاهرة، ۱۳۸۳ھ، ج: ۱۶، ص: ۲۰۹۔
- 20 زحيلي، وهبة بن مصطفى، د، التفسير المنير في العقيدة والشريعة والمنهج، ج: ۲، ص: ۵۶۔
- 21 السمرقندي، ابو الليث نصر بن محمد، بحر العلوم (تفسير السمرقندي)، دار الكتب العلمية، ۱۳۱۳ھ، ج: ۲، ص: ۴۸۔
- 22 ابن قتيبة، ابو محمد عبدالله بن مسلم، تأويل مشكل القرآن، المحقق: ابراهيم شمس الدين، دار الكتب العلمية، بيروت، ۱۳۹۳ھ، ص: ۱۳۸۔
- 23 زركشي، ابو عبدالله بدر الدين، البرهان في علوم القرآن، المحقق: محمد ابو الفضل ابراهيم، دار احياء الكتب العربية عيسى، ۱۳۷۶ھ، ج: ۳، ص: ۲۶۔
- 24 زرقاني، محمد عبد العظيم، مناهل العرفان في علوم القرآن، مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه، س، ن، ج: ۱، ص: ۵۷۔
- 25 ابن عطية، ابو محمد عبد الحق بن غالب، المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، تفسير ابن عطية، المحقق: عبد السلام عبد الشافي محمد، دار الكتب العلمية، بيروت، ۱۳۲۲ھ، ج: ۳، ص: ۵۲۳۔
- 26 نورسي، بديع الزمان سعيد، المعجزات الأحمدية ﷺ، دار سوزلر للنشر، ۲۰۱۳ء، ص: ۱۸۸۔
- 27 رازي، فخر الدين، مفاتيح الغيب، دار احياء التراث العربي، بيروت، ۱۳۲۵ھ، ج: ۱۴، ص: ۲۹۳۔